ولی لڑکی کے مفاد کی حفاظت کرے

(فرمودہ ۹- فروری ۱۹۲۲ء) لے

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا :

بوجہ اس کے کہ میرے گلے اور سر میں درد ہے اس لئے زیادہ مضمون بیان نہیں کرسکتا لیکن جو ایک عیب پایا جاتا ہے اور جس کو شریعت ناپسند کرتی ہے جماعت کو اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت خدا کی قائم کردہ ہے اور اس کا جو مقام احترام ہے دیکھو اس کے لئے خدا تعالیٰ دنیا میں کیا کیا سامان کرتا ہے اور اس کو عزت دیتا ہے۔ یہ کیوں کرتا ہے کیا اس پر ہمارا اقتدار ہے۔ نہیں بلکہ وہ پیشگی کے طور پر ہمیں اپنے انعامات دیتا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ وہ ہم سے کچھ چاہتا بھی ہے کیونکہ جو پیشگیاں لیا کرتے ہیں شرافت کا تقاضا ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ فرض شناس ہوں مگر ہماری جماعت جو خدا کی قائم کردہ ہے اس میں بھی ملک کی رسم کے مطابق ایک قابل افسوس بات پائی جاتی ہے اور وہ مرض یہ ہے کہ اس ملک کے لوگ نکاحوں کے بارے میں ذاتی فوائد کو مقدم رکھتے ہیں۔ شریعت نے لڑکی کی ولایت اس کے باپ یا بھائی یا کسی اور قریب کے رشتہ دار کو دی ہے اس لئے کہ وہ لڑکی کے فوائد کو مدنظر رکھیں گے۔ کیونکہ یہ سمجھا گیا ہے کہ لڑکی نادان ہے اپنے فوائد کو نہیں سمجھ سکتی۔ باپ یا بھائی اس کے گارڈین ہیں وکیل ہیں اور اس کے حقوق کی حفاظت کریں گے۔ لیکن ہمارے ملک میں اس وکالت کا ناجائز استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ لڑکی کہاں سکھ پائے گی بلکہ عموماً لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ ان کو روپیہ کہاں سے ملتا ہے وہ اپنے حق کو ظالمانہ طور پر استعمال کرتے ہیں۔

اس کی ایسی مثال ہے کہ کوئی شخص اپنے مقدمہ میں کسی کو وکیل بنائے اور وکیل بجائے اس کے مقدمہ کی پیروی کرنے کے فریق ثانی سے روپیہ لے کر اس کی طرف داری کرے جیسا کہ وہ وکیل جو اس قسم کی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے شریر ہے۔ ویسا ہی وہ ولی بھی شریر ہے جو اپنے نفع کے لئے ولایت کا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ ملک کا رواج ہے کہ لڑکی تب دیتے ہیں کہ جب کوئی ان کے لڑکے یا رشتہ دار کا بھی بندوبست کرے۔ ایسا باپ جو لڑکی کے فوائد کو نظرانداز کر دیتا ہے اور اپنے فوائد کو مقدم کرتا ہے وہ سخت برا کام کرتا ہے اس قسم کے رشتوں کو بٹا کہتے ہیں۔ اور یہ شریعت میں ناجائز ہے۔ یہ جائز ہے کہ ایک جگہ کسی کی لڑکی بیاہی ہو اور پھر لڑکی والوں کے ہاں لڑکے والوں کی لڑکی کا رشتہ ہو جائے۔ مگر مقرر کر کے رشتہ داری کرنا ناجائز ہے اور اپنے وکالت نامہ کا غلط استعمال ہے اور ابھی تک ہماری جماعت میں سے یہ بھی نہیں گیا۔ جب تک لوگ اس فرض کو نہ پہچانیں گے کہ ہم اپنے وکالت نامہ کو خراب نہیں کریں گے تب تک یہ رسم نہیں مٹ سکتی۔

(الفضل ۲۲۔ جون ۱۹۲۲ء صفحہ ۷)

ے فریقین کا الفضل سے تعین نہیں ہو سکا